الدرس الرابع
چوتھا درس

أحكام الصيد
شکار کے احکام

ضرورت کے تحت شکار کرنا جائز ہے البتہ محض کھیل تماشے کے لئے ناجائز ہے۔ شکار کو زخمی کرکے پکڑنے کی دو شکلیں ہوتی ہیں:

۱- اُس کو زندہ قابو کرلیا جائے تو اس کو ذبح کرنا ضروری ہے۔

۲- وہ مرا ہوا ملے یا زندگی کی آخری سانس لے رہا ہو تو وہ بغیر ذبح کئے بھی حلال ہے۔

شکار کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو ذبح کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔

۱- یہ کہ وہ عقل مند ہو، مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو، کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اُس شکار کو کھائے جسے مجنون نے، نشہ کرنے والے نے، مجوسی نے، بت پرست یا کسی اور کافر نے شکار کیا ہو۔

۲- آلۂ شکار کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ وہ تیز دھار ہو خون بہتا ہو، نہ دانت ہو اور نہ ہی ناخن ہو {ہڈی کی قسم سے نہ ہو} وہ شکار کو اپنی دھار سے کاٹے نہ کہ وزن سے چوٹ پہنچائے البتہ کتے یا پرندے جن کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے ان کا شکار اُس وقت جائز ہوگا جب وہ سکھائے ہوئے ہوں۔ شکاری جانور کی تعلیم کا قاعدہ یہ ہے کہ جب اُس کو شکار پر چھوڑا جائے تو بھاگے، اور جب شکار کو پکڑ لے تو جب تک مالک نہ آجائے شکار کو پکڑے رکھے اپنے کھانے کے لئے نہ پکڑے۔

۳- وہ شکار کی نیت سے آلہ شکار پھینکے، اگر اتفاقاً آلہ ہاتھ سے چھوٹ کر شکار پر گر گیا، اور جانور کو قتل کردیا تو یہ جانور حلال نہیں ہوگا کیونکہ اُس نے شکار کی نیت نہیں کی تھی اسی طرح اگر کُتا خود بخود شکار کے پیچھے بھاگا پھر اُس نے جانور کو قتل کردیا تو یہ جانور بھی حلال نہیں ہوگا اس لئے کہ مالک نے نہیں چھوڑا تھا اور نہ ہی شکار کا ارادہ کیا تھا، البتہ اگر کسی نے شکار کی طرف تیر چلایا اور وہ دوسرے جانوروں کو جالگا، یا متعدد جانوروں کو جالگا تو سارے جانور حلال ہوں گے۔

۴- تیر یا دوسرا آلۂ شکار پھینکتے وقت "بسم اللہ" کہے، اور یہ بھی مسنون ہے کہ اُس کے ساتھ "اللہ اکبر" بھی کہے۔ {گویا وہ جانور کو ہاتھ سے ذبح کر رہا ہے}۔

نوٹ: کتا رکھنا حرام[1] ہے۔ البتہ چند شکلوں میں حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اجازت دی ہے اور وہ تین شکلیں ہیں: ① شکار کا کتا، ② جانوروں کی نگرانی کا کتا، ③ کھیتی باڑی کی حفاظت کا کتا۔

---

[1] آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں اصول "ضرورت" یہی تین تھے، آج کے ترقی یافتہ زمانے میں اس اصول ضرورت میں "مجرموں کی سراغ رسانی، منشیات کی پہچان و تلاش، جاسوسی ضروریات، گھریلو ضروریات" وغیرہ بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔ [اضافہ از مترجم ابو عبدالرحمن غفر اللہ لہ ولوالدیہ وجمیع المسلمین]۔

← مذکورہ اسباب کے علاوہ اگر کوئی کتا پالتا ہے تو ہر دن اُس کی ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی رہتی ہیں۔ [بخاری ۲۳۲۳- اضافہ از کاتب ابو انس]۔